"سنن ترمذی" میں تحریف کی ایک مثال

محقق
ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی
(فاضل جامعۃ المدینہ، فیضان مدینہ، اوکاڑا)

"سنن ترمذی" میں تحریف کی ایک مثال

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہود کی ایک بُری صفت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ لوگ اپنی دنیا کمانے یا اپنے باطل عقیدے کی حفاظت کرنے اور حق کو چھپانے کے لیے سابقہ کتب سماویہ کی آیات میں تحریف کر دیتے ہیں اور انھیں لوگوں سے چھپا دیتے ہیں۔ اسی بُری روش کو نجدیوں یعنی برصغیر کے وہابیوں اور عرب کے سلفیوں نے اپنا رکھا ہے۔ عرب و عجم کے نجدیوں نے جب دیکھا کہ اِن کے باطل عقائد و نظریات، فقہی احکام، اِن کے تجد دانہ افکار اور اسلام کی کسی بھی جہت پر اِن کے اقوال کے خلاف منہج اہل سنت پر مضبوط دلائل قرآن و حدیث اور کتب اسلاف میں موجود ہیں۔ تو سب سے پہلے انھوں نے اُن کی غلط تشریح امت کے سامنے پیش کرنا شروع کی، جب اس سے کام نہیں بنا تو کتب اسلاف میں تحریف کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جو تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔

برصغیر میں کئی محققین نے اس پر صدائے احتجاج بلند کی اور وہابیہ کی تلبیس پر گرفت کی ہے۔ عرب کے محققین بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق لکھتے رہتے ہیں۔ یہ معاملہ سنگین نوعیت کا ہے جس پر ہماری تنظیموں اور اداروں کو بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اس کی روک وتھام کے لیے جو بھی ہو سکے، کرنا چاہیے۔

وہابیوں کا خود کا نام "اہل حدیث" رکھ کر علم حدیث کے ساتھ جو انھوں نے کھلواڑ کیا ہے وہ انتہائی شرم ناک اور ان کے چہرے پر قیامت تک کے لیے سیاہ داغ کے طور پر موجود رہے گا۔ حافظ محمد عطاء الرحمن قادری نے کچھ عرصہ پہلے ایک مختصر مضمون قلم بند کیا تھا، جو

ماہنامہ جہان رضا، لاہور کے کسی شمارے میں شائع ہوا تھا۔ جس میں انھوں نے وہابیوں کے مشہور ادارے دارالسلام، لاہور سے شائع ہونے والی کتب حدیث میں وہابیہ کی طرف سے ہونے والی تحریف کو ظاہر کیا تھا۔

کتب احادیث میں تحریف کا کام عجم سے زیادہ عرب میں ہو رہا ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ کریں۔

امام الحدیث ابی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ ترمذی اپنی " السنن" میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں:

لاتظهرن شماتة لأخيك فيعافيه الله ويبتليك.

اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام ترمذی اس پر حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هذا حديث حسن غريب

امام ترمذی کے علاوہ دیگر محدثین نے بھی اس حدیث کو اپنی اپنی اسناد سے روایت کیا ہے، جس کی تفصیل راقم الحروف نے اپنی تالیف "الاحاديث المنتخبة فی وحدانيات امام اعظم ابوحنيفة" میں بیان کر دی ہے۔ البتہ یہاں ہم اُن ائمہ محدثین اور علما کا ذکر کرتے ہیں، جنھوں نے مذکورہ بالا حدیث کو امام ترمذی سے نقل کرنے کے بعد ساتھ اس کا حکم بھی نقل کیا ہے۔

امام حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی ایک تالیف " أجوبة الحافظ ابن حجر العسقلانی عن أحاديث المصابيح "میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قلت: أخرجه الترمذی من طریق مکحول عن واثلة بن الأسقع، وقال (الترمذی): حدیث حسن غریب.[1]

علامہ عبد الحق بن عبد الرحمن اندلسی المعرف ابن خراط "الاحکام الشرعیۃ الکبری" میں اسے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قَالَ (الترمذی): هَذَا حَدِيث حسن غَرِيب.[2]

امام محی الدین یحییٰ بن شرف الدین نووی "ریاض الصالحین" میں اسے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

رواه الترمذی وقال: حدیث حسن.[3]

علامہ محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی "مشکاۃ المصابیح" میں اسے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

رواه الترمذی وقال: هذا حدیث حسن غریب.[4]

---

(1)... أجوبة الحافظ ابن حجر العسقلاني عن أحاديث المصابيح،مشمولہ مصابیح السنہ، ج:1، ص:89، مطبوعہ دارالمعرفۃ ، بیروت، لبنان: 1407ھ/ 1987ء

(2)... الاحكام الشرعية الكبرىٰ، ج:3، ص:229۔ مطبوعہ مكتبۃ الرشد، رياض: 1422ھ / 2001ء

(3)... رياض الصالحين، ص:443، مطبوعہ دارابن كثير، دمشق، شام: 1428ھ/ 2007ء

(4)... مشكاة المصابيح، ج:3، ص:1363، مطبوعہ المكتب الاسلامی، بیروت، لبنان: 1985ء

امام جمال الدین یوسف بن عبد الرحمن مزی "تحفة الاشراف" میں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قال (الترمذی): حسن غریب.[1]

علامہ ابو سعید خلیل بن کیکلدی بن عبد اللہ دمشقی علائی" النقد الصحیح لما اعتراض من احادیث المصابیح" میں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

رواہ الترمذی عن سلمة بن شبیب عن القاسم بن أمیة عن حفص بن غیاث، وقال فیہ حدیث حسن غریب.[2]

علامہ جمال الدین عبد اللہ بن یوسف زیلعی "نصب الرایة" میں فرماتے ہیں:

قال (الترمذی): هذا حدیث حسن.[3]

علامہ اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی "جامع المسانید والسنن" میں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

ثم قال (الترمذی): حسن (غریب).[4]

---

(1)... تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف، ج:9، ص:79، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان:؛ 1403ھ/ 1983ء

(2)... النقد الصحیح لما اعتراض من احادیث المصابیح، ص:39

(3)... نصب الرایة، ج: 2، ص:492، مطبوعہ مؤسسة الریان، بیروت، لبنان: 1418ھ / 1997ء

(4)... جامع المسانید والسنن، ج:8، ص:386، مطبوعہ دار خضر، بیروت، لبنان: 1419ھ/ 1998ء

علامہ ابو المعالی محمد بن ابراہیم بن اسحاق مناوی شافعی "مصابیح السنہ" کی تخریج "کشف المناهج" میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

قلت: رواه الترمذی فی الزهد: من حدیث مکحول عن واثلة بن الأسقع وقال: حسن غریب.(1)

علامہ ابو الفضل زین الدین عبد الرحیم عراقی "المغنی" میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

أخرجه الترمذی من حدیث واثلة بن الأسقع وقال حسن غریب.(2)

امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد سکندری "فتح القدیر" میں لکھتے ہیں:

قال الترمذی فی کتابه بعد روایته: حدیث "لا تظهر الشماتة بأخیك فیعافیه الله ویبتلیك" عن مکحول عن واثلة هذا حدیث حسن.(3)

ابو محمد حسن بن علی بن سلیمان البدر الفیومی "فتح القریب المجیب علی الترغیب والترهیب للمنذری" میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

---

(1)... کشف المناهج،ج:4، ص:251، مطبوعہ الدار العربیة للموسوعات، بیروت، لبنان : 1425ھ / 2004ء

(2)... المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار، ص:1086، مطبوعہ دار ابن حزم، بیروت، لبنان: 1426ھ / 2005ء

(3)... فتح القدیر، ج:2، ص:397، مطبوعہ مصطفی الباب الحلبی، مصر: 1389ھ / 1970ء

رواه الترمذی وقال حديث حسن غريب.[1]

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی "المقاصد الحسنة" میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قال (الترمذی): إنه حسن غريب.[2]

امام جلال الدین ابی بکر عبد الرحمن سیوطی "جامع الاحادیث" میں مذکورہ بالا حدیث نقل کرنے کے بعد حوالے کے طور پر لکھتے ہیں:

(الترمذی ۔ حسن غريب — والطبرانی عن واثلة).[3]

امام سیوطی اس حدیث کو اپنی دوسری تصنیف "الدرر المنتشرة فی احادیث المشتهرة" میں اسے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

الترمذی من حديث واثلة بن الأسقع وحسنه.[4]

امام سیوطی نے "تبييض الصحيفة" میں اس حدیث کے تحت بھی "حسنه" لکھا ہے۔[5]

---

(1)... فتح القريب المجيب، ج:10، ص:410

(2)... المقاصد الحسنة، ص:720، مطبوعہ دارالکتب العربی، بیروت، لبنان: 1405ھ / 1985ء

(3)... جامع الاحادیث، ج:16، ص:218، مطبوعہ مصر:

(4)... الدرر المنتشرة، ص: 208، مطبوعہ جامعۃ الملک سعود، ریاض:

(5)... تبييض الصحيفة، ص:37، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان: 1410ھ / 1990ء

علامہ زین الدین عبد الرؤف مناوی " فیض القدیر شرح الجامع الصغیر" میں امام ترمذی سے اس حدیث کی دو اسناد نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قال الترمذی: حسن غریب.(1)

علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی " کشف الخفاء" میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

رواہ الترمذی والطبرانی عن واثلة مرفوعا وقال (الترمذی) حسن غریب.(2)

علامہ شوکانی" الفوائد المجموعة" میں اسے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قال الترمذی: حسن غریب.(3)

امام محمد امین المعرف ابن عابدین " حاشیہ رد المحتار" میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

رواہ الترمذی من وجہ آخر وحسنہ.(4)

---

(1)... فیض القدیر، ج:6، ص:411، مطبوعہ المکتبة التجاریة الکبریٰ، مصر: 1356ھ

(2)... کشف الخفاء، ج:2، ص:356، مطبوعہ مکتبة القدسی، قاھرہ، مصر: 1351ھ

(3)... الفوائد المجموعة، ص:265، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان:

(4)... حاشیہ ردالمحتار، ج:1، ص:65، مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی، مصر: 1386ھ/ 1966ء

علامہ ابو عبد الرحمن محمد بن محمد درویش شافعی "اسنی المطالب" میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

رواه الترمذی وقال: حسن غریب.(1)

اگر ہم "سن ترمذی" کے مطبوعہ نسخوں کو دیکھیں تو وہاں بھی حدیث کے تحت امام ترمذی کی مکمل عبارت موجود ہے۔ چند نسخوں کو ملاحظہ کریں:

1: دارالفکر کے مطبوعہ نسخہ میں تحت رقم الحدیث: 2514 یہ عبارت موجود ہے:

هذا حدیث حسن غریب.(2)

2: بیت الافکار الدولیۃ کے مطبوعہ نسخہ تحت رقم الحدیث 2506 بھی یہی عبارت ہے:

هذا حدیث حسن غریب.(3)

3: مکتبۃ المعارف کے مطبوعہ نسخہ تحت رقم الحدیث 2506 میں بھی یہ عبارت موجود ہے:

هذا حدیث حسن غریب.(4)

---

(1)... اسنی المطالب، ص:319، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان: 1418ھ / 1997ء

(2)... سنن ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ ﷺ، باب، الرقم:2514، ص: 722، مطبوعہ دارالفکر، بیروت، لبنان: 1425ھ/ 2005ء

(3)... جامع ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب، الرقم: 2506، ص:408، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ، ریاض:سنہ ندارد

(4)... سنن ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب، الرقم: 2506،ص:564، مطبوعہ

4: عرب کے مشہور محقق علامہ محمد فواد عبد الباقی، ابراہیم عطوہ عوض اور احمد محمد شاکر کی مشترکہ تحقیق وکاوش سے شائع ہونے والے نسخہ میں تحت رقم الحدیث 2506 بھی یہی عبارت موجود ہے:

هذا حديث حسن غريب.[1]

5: " سنن ترمذی" کے محققہ اور سب سے معتبر سمجھے جانے والے نسخہ مطبوعہ دارالتاصیل، مصر میں بھی تحت رقم الحدیث 2685 بعینہ

هذا حديث حسن غريب.

کے الفاظ ہی موجود ہیں۔[2]

یہی نہیں بلکہ وہابیوں کے ہر دلعزیز محمد ناصر الدین البانی نے بھی "ضعیف سنن الترمذی" میں اس حدیث کے تحت امام ترمذی کے حکم والفاظ کو باقی رکھا ہے۔

هذا حديث حسن غريب.[3]

مكتبة المعارف للنشر و التوزيع، رياض: سنه ندارد

(1)... سنن ترمذی، ج:4،کتاب صفة القيامة، باب، الرقم:2506، ص:662، مطبوعہ مصطفی البابی الحلبی، مصر:1382ھ/ 1962ء

(2)... سنن ترمذی، ج:3، باب صفة الجنة، باب، الرقم:2685، ص:452، مطبوعہ دارالتاصیل، قاهره، مصر: 1437ھ / 2016ء

(3)...ضعيف سنن الترمذی، ص:287، مطبوعہ المكتب الاسلامی، بیروت، لبنان: 1411ھ / 1991ء

جبکہ دارالکتب العلمیہ بیروت کا نسخہ جو وہابی فکر رکھنے والے خالد عبد الغنی محفوظ کی تصحیح و ضبط کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں مذکورہ بالا عبارت سے لفظ "حسن" کو حذف کر کے عبارت کو یوں کر دیا گیا ہے:

قال ھذا حدیث غریب.[1]

خالد عبد الغنی محفوظ کے نام کے ساتھ "ضبطه و صحّحه" کے الفاظ تو لگا دیئے ہیں، مگر انھوں نے کس طرح کا ضبط و تصحیح کا کام کیا ہے، مقدمہ میں اس پر ایک حرف بھی نہیں لکھا گیا ہے۔ اور یہ بات اصولِ تحقیق کے خلاف ہے کہ آپ کسی کتاب پر کرنے والے کام کی تفصیل کی اجمالی معلومات مقدمہ میں پیش نہ کریں۔ دراصل ضبط و تصحیح کے نام پر کتاب میں تحریف و حذف کیا گیا ہے۔ اس لیے مقدمہ میں اپنے کام کی تفصیل نہیں دی کہ اس طرح لوگوں کو فوراً پتا چل جائے گا کہ کیا واردات ڈالی گئی ہے۔ جبکہ موصوف کے ذہن میں ہو گا کہ نہ تو کسی کے پاس وقت ہے اور نہ ہی کوئی اتنی باریک تحقیق کرے گا۔ اور جب تک لوگوں کو اس واردات کا پتا چلے گا تب تک ہزاروں نسخے دنیا بھر میں پھیل چکے ہوں گے اور اس کا ازالہ مشکل ہو جائے گا۔

اس حدیث کو البانی نے ضعاف میں شامل کر دیا ہے، اِس لیے اس کے فکری فرزند چاہتے ہیں کہ امت کا کوئی دوسرا فرد اس حدیث سے کسی بھی طرح کا استدلال نہ کرے۔ کیونکہ امام ترمذی نے اپنے مخصوص انداز و اصطلاح میں "غریب" کے ساتھ "حسن" کا حکم

---

(1)... سنن ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب، الرقم: 2506، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان: 1440ھ/ 2019ء

بھی بیان کیا ہے۔ جب کوئی شخص امام ترمذی کے حکم کو دیکھتا ہے تو وہ کافی حد تک مطمئن ہو جاتا ہے۔ جبکہ البانی فکر کا تقاضہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی بھی مقام پر اس حدیث سے کسی بھی طرح کا استدلال نہ کر پائے۔ اس لیے عبارت میں تحریف کرتے ہوئے لفظ "حسن" ہی حذف کر دیا۔ تا کہ پڑھنے والے صرف "**هذا حديث غريب**" دیکھ کر آگے بڑھ جائیں۔ نہ ہو بانس اور نہ بجے بانسری والا حساب ہو گیا۔

ایک وقت تھا کہ دار الکتب العلمیہ سے شائع ہونے والی کتابوں پر اعتماد کیا جاتا تھا، مگر وقت کے ساتھ ساتھ یہ ادارہ بھی اپنی ساکھ کھو رہا ہے۔ یا تو دار الکتب العلمیہ کی موجودہ مینجمنٹ کے تعلق عرب سلفیوں کے ساتھ کافی استوار ہو گئے ہیں یا پھر ان کے پیش نظر صرف تجارتی فوائد ہی ہیں جو ہر طرح کی کتب شائع کیے جا رہے ہیں۔

مضمون کی طوالت کے پیش نظر میں نے صرف ایک مثال پیش کی ہے، جبکہ کتاب میں دیگر کئی مقامات پر بھی یہی کھلواڑ کیا گیا ہے۔[1]

18/9/2025ء

(1)... ہم نے اپنے سوشل میڈیا جیسے فیس بک اکاؤنٹ پر دار الکتب العلمیہ کے محرف نسخہ کا صفحہ مع ٹائیٹل اور ساتھ اشاعتی کوائف والے صفحہ کی تصویر کے ساتھ "سنن ترمذی" کے دیگر مطبوعہ نسخوں کے صفحات بھی اسی ترتیب سے اپلوڈ کر رکھے ہیں۔